ریفرنیس نمبر:Kan 14253　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ:07-07-2019

وفات کی عدت کے احکام

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عدتِ وفات کے کتنے دن ہوتے ہیں؟عدت گزارنے کا طریقہ کیاہے اوراس میں پردے کا کیا حکم ہے؟ہمارے ہاں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وفات کی عدت چالیس دن ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃالحق والصواب

عدتِ وفات چار مہینے دس دن ہے ، جبکہ عورت شوہر کے انتقال کے وقت حاملہ نہ ہو۔اگر چاند کی پہلی تاریخ کو شوہر کا انتقال ہوا ہے ، توچاند سے مہینے لئے جائیں گے اوراگر کسی اور تاریخ کو انتقال ہوا ہے ، توپورے 130 دن گزارنے ہوں گے۔اگر عورت حاملہ ہو،تواس کی عدت بچہ جننے تک ہے۔جن لوگوں نے کہا کہ عدتِ وفات چالیس دن ہے،ان کا کہنا غلط ہے۔اس سے توبہ کرنا ان پر ضروری ہے کہ بغیر تحقیق اپنی اٹکل سے شرعی مسئلہ بتانا،ناجائز وگناہ ہے۔قرآن پاک میں واضح طور پر غیر حاملہ کی عدتِ وفات چار ماہ دس دن اور حاملہ کی عدت بچہ جننے تک بیان کی گئی ہے،جس کا بیان نیچے آتا ہے۔

عدتِ وفات اور طلاق بائن کی عدت میں سوگ کا حکم ہے۔سوگ کے یہ معنیٰ ہیں کہ عورت زینت کوترک کرے۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ اس دوران معتدہ کسی قسم کے زیورات نہیں پہن سکتی۔خوشبو کا استعمال کپڑے یابدن پر نہیں کرسکتی۔اسی طرح تیل سے بالوں کو سنوار نہیں سکتی نہ ہی آنکھوں میں سرمہ لگاسکتی ہے۔الغرض عدت کے دوران ہر طرح کی زینت اختیار کرنا،ناجائز ہے،مگر یہ کہ ضرورت کی وجہ سے ہو،مثلاً سر میں تیل نہ لگانے کی وجہ سے درد ہو،تو تیل لگانا یا آنکھوں میں درد ہو،تو سرمہ لگانا یوں ہی سر میں درد کی وجہ سے موٹے دندان والی طرف سے کنگھی کرنا وغیرہ کی شرعاً اجازت ہے۔جیسا کہ معتمد کتبِ فقہ میں موجود ہے۔

پردہ کا وہی حکم ہے،جو عدت کے علاوہ حکم ہوتا ہے یعنی جن لوگوں سے عدت کے علاوہ پردہ ہے،ان سے عدت میں بھی پردہ ہوگا اور جن لوگوں سے عدت کے علاوہ پردہ نہیں،ان سے عدت میں بھی پردہ نہیں۔عدت کی وجہ سے پردے کے الگ

احکام نہیں۔

نیز عورت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ عدت شوہر کے گھر ہی پر گزارے۔ بلا ضرورتِ شرعیہ اس گھر سے نکلنا ناجائز ہے۔

یہ عدت کے مختصراً احکام بیان ہوئے، مزید تفصیل جاننے کے لیے کتبِ فقہ بالخصوص "بہارِ شریعت جلد 2، حصہ 8" کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں، وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔"

(سورۃ البقرۃ، آیت 234)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان "اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔"

(سورۃ الطلاق، آیت 4)

عدت کے ایام کے متعلق علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اذا اتفق عدۃ الطلاق والموت فی غرۃ الشھر اعتبرت الشھور بالأھلة وان انقصت عن العدد، وان اتفق فی وسط الشھر فعند الامام تعتبر بالأیام فتعتد فی الطلاق بتسعین یوماً، وفی الوفاۃ بمائة وثلاثین یوماً" یعنی جب عدت طلاق اور وفات کے آغاز کا اتفاق چاند کی پہلی کو ہو تو قمری مہینوں کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگرچہ تعداد میں ایام کم ہو جائیں اور اگر مہینے کے درمیان میں ہو، تو امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ایام کا اعتبار کیا جائے گا اس صورت میں عورت طلاق میں نوے دن بیٹھے گی اور وفات میں ایک سو تیس دن۔"

(البحر الرائق جلد 4، صفحہ 223، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ حضرت فریعہ بنت مالک کے شوہر کو اُن کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بُلا کر فرمایا: "امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجله قالت فاعتددت فیه اربعة اشھر وعشرا" اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو، جب تک عدت پوری نہ ہو۔ حضرت فریعہ فرماتی ہیں: پھر میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔"

(جامع ترمذی، ابواب الطلاق، باب ماجاء این تعتد المتوفی عنھا زوجھا، جلد 1، صفحہ 359، مطبوعہ لاہور)

عدت کہاں گزارے گی؟ اس حوالے سے الاختیار میں ہے: "وتعتد في البيت الذي كانت تسكنه حال وقوع

الفرقة إلا أن ينهدم أو تخرج منه أو لا تقدر على أجرته فتنتقل " یعنی عورت عدت اُس گھر میں گزارے گی جس میں وقوعِ فرقت کے وقت رہ رہی تھی، البتہ اگر وہ گھر منہدم ہو جائے یا اُسے گھر سے نکال دیا جائے یا وہ کرائے کا مکان ہے مگر یہ اُس کی اجرت دینے پر قادر نہیں تو اس صورت میں اس گھر سے نکل سکتی ہے۔ (الاختیار جلد2، صفحہ227، مطبوعہ پشاور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "موت یا فُرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت (رہائش) تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر بضرورت ۔۔۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔"

(ملخص از بہار شریعت حصہ8، ج2، ص245، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

بہار شریعت میں سوگ کی تفصیل لکھتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبو دار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کُسم یا گیرہ کا رنگا ہوا یا سُرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے۔ ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ جس کپڑے کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔"

(بہار شریعت جلد1، صفحہ245، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

03ذیقعدۃ الحرام1440ھ/07جولائی2019

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔